ڈرامے کی دو بڑی قسمیں حزنیہ (ٹریجڈی) اور طربیہ (کامیڈی) ہیں۔ ارسطو نے حزنیہ اور طربیہ کو یوں ممیز کیا ہے کہ حزنیہ غم آگیں اور اندوہناک واقعات پر مشتمل ہوتی ہے اور اس کے کردار سنجیدہ، عظیم اور بالائی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس طربیہ کے واقعات مسرت اور خوشی کے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ ان کا انجام بخیر ہوتا ہے اور اس کے کردار نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں کرداروں کی طبقاتی تقسیم ہی حزنیہ اور طربیہ کے مابین سب سے بڑی وجۂ امتیاز رہی ہے۔ چنانچہ سترہویں صدی عیسوی تک یہی کلیہ کارفرما رہا ہے کہ حزنیہ صرف اس وجہ سے حزنیہ نہیں کہ وہ تباہی و بربادی پر منتج ہو بلکہ ہر وہ ڈراما جس میں بادشاہوں اور عظیم

Scanned with CamScanner

انسانوں کو پیش کیا جائے اسے حزنیہ کہا جا سکتا ہے اور طربیہ صرف ادنیٰ طبقے کے کرداروں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن سترہویں صدی عیسوی کے بعد اس نظریے سے اختلاف ظاہر ہونا شروع ہوا۔ اٹھارہویں صدی تک ارسطو کی تقسیم بالکل باطل قرار دے دی گئی اور یہ نظریہ محکم صورت اختیار کر گیا کہ حزنیہ میں نہ صرف اونچے طبقے کے کرداروں سے ہمدردی کے جذبات پیدا کیے جا سکتے ہیں بلکہ زیریں طبقے کے کردار بھی جذبات کو ابھارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ موجودہ عہد میں حزنیہ کے لیے اعلیٰ طبقے کے کرداروں کی کوئی شرط نہیں ہے۔ البتہ حزن و ملال کا عنصر اس میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ اردو کے ممتاز نقاد، محقق اور ڈراما نویس عشرت رحمانی نے حزنیہ کی تین اقسام

Scanned with CamScanner

بیان کی ہیں۔ ایک وہ جس میں ''حزن و ملال اور غم و الم کے سوا انجام تک طرب و نشاط کا کوئی عنصر شامل نہیں ہوتا۔'' دوسری وہ ''جس میں حزن قصے کا اصل جزو ضرور ہوتا ہے مگر سامعین کی خاطر یا تدبیر گری کے لحاظ سے شادمانی و طرب کا خفیف شائبہ شریک کر کے رنج و غم کے بار گراں کو کسی حد تک کم کر دیا جاتا ہے۔ مگر انجام غم ناک ہوتا ہے۔'' اور حزنیہ کی تیسری قسم ان کی نگاہ میں طرب انگیز حزنیہ ہے ''جس میں رنج و الم کے بھرپور پہلو نمایاں ہوتے ہوئے بھی انجام نیک اور طرب انگیز ہوتا ہے۔'' اور یہی ڈراما نویسی کی وہ صنف ہے جس سے ڈراما اپنے منتہائے کمال تک پہنچتا ہے۔ جرمن شاعر اور نقاد اے ڈبلیو شلیگل نے اسے ''تخیل کی معراج'' کہا ہے۔ دنیا بھر

Scanned with CamScanner

کے نقاد شلیگل کے اس نظریے کی تائید میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ طربیہ ڈرامے عموماً ایسے واقعات پر مبنی ہوتے ہیں جن کی ابتدا خواہ کسی انداز میں ہوئی ہو وہ انتہا میں آکر خوشی اور راحت پر منتج ہوتے ہیں۔ ان میں سنجیدہ اور شگفتہ پلاٹ ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور طنزیہ اور مزاحیہ عنصر بھی شامل ہوتا ہے، لیکن یہ مزاح اور طنز نہایت بلند پایہ اور اعلیٰ ہوتا ہے اور ابتذال و سوقیت کی حدوں کو نہیں چھوتا۔ ڈرامے کی ان دو بڑی اقسام کے علاوہ بعض ڈرامے ایسے بھی ہیں جو ان دونوں کی آمیزش سے وجود میں آتے ہیں۔ انہیں ''ٹریجڈی کامیڈی'' یا المطربیہ ڈرامے کہا جاتا ہے۔ میلو ڈراما اور فارس بھی انہیں سے ملتی جلتی اصناف ہیں۔ میلو ڈراما یونانی لفظ سے مشتق ہے جس

Scanned with CamScanner

ڈراموں کا مقصد عام تماشائیوں کو سستی تفریح بہم پہنچانا ہوتا ہے۔ اوپیرا منظوم ڈراما ہے اور غنائیہ انداز میں پیش کیا جاتا ہے، چاہے قصہ المناک ہو یا طربناک۔ ڈریم بھی مخلوط قسم کے ڈراموں کی ایک شاخ ہے۔ یہ نہ تو طربیہ کی طرح تفریح و تفنن کا سامان بہم پہنچاتے ہیں اور نہ المیہ کی طرح دہشت اور خوف کے جذبات بیدار کرتے ہیں۔ طربیہ سے یہ ڈراما اس لحاظ سے جدا ہوتا ہے کہ اس میں طربیہ کے مثالی کرداروں کی بجائے منفرد کردار ہوتے ہیں۔ حزنیہ سے یوں ممیز ہوتا ہے کہ اس میں جذبات و شخصیات کی پیش کش تو ہوتی ہے لیکن انجام غم ناک نہیں ہوتا اور نہ اس کے پلاٹ میں حزنیہ کی طرح عظمت و جلال کے احساسات پیدا ہوتے ہیں۔ ★...★...★

Scanned with CamScanner